Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http ://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17

URL http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/259

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.259

Title Historical and Research Analysis of the Personality and Character of Malikat-ul-Arab, First Lady, Wife of Rasool Syedna Khadijat-ul-Kubra

Author (s): Dr. Sohail Akhtar, [2]Dr. Zia-ur-Rehman, Dr. Naseem Akhter

Received on: 29 July, 2021

Accepted on: 29 November, 2021

Published on: 25 December, 2021

Citation: Dr. Sohail Akhtar, [2]Dr. Zia-ur- Rehman, Dr. Naseem Akhter, “"Historical and Research Analysis of the Personality and Character of Malikat-ul-Arab, First Lady, Wife of Rasool Syedna Khadijat-ul-Kubra,” Al-Azhār: 7 no, 2 (2021): 217-224

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

ملیکۃ العرب،خاتون اول زوجہ رسول سیدنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت و کردار تاریخی و تحقیقی تجزیہ

Historical and Research Analysis of the Personality and Character of Malikat-ul-Arab, First Lady, Wife of Rasool (RAA) Syedna Khadijat-ul-Kubra

*ڈاکٹر سہیل اختر
**ڈاکٹر ضیاء الرحمن
***ڈاکٹر نسیم اختر

Abstract
This research paper mainly an analytical study of the first lady of Islam Hazrat Khadija R.A the pious wife of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). The paper also deals about the noble personality of Um-ul-Momineeen Hazrat Khadija-ul-Kubra (R.A). After the first revelation she accepted Islam and then always tried to contribute in strengthening Islam. She scarified for Islam and devoted his whole wealth in favour of Islam. The paper discusses the personality and character. Hazrat Khadija (RA) is one of the famous ladies among all the women of the world. You were counted among the noble Arabs from the tribe of Quraesh. She is not only a wealthy woman, but also a great businessman, well-mannered, and a beacon of light in the ignorant Arabian society. She was among the early won Muslims and who accepted Islam. This research paper highlights the major qualities of the personality and character and high status.

Keywords: Hazrat Khadija, First lady, Islam, Advent of Islam, Makkah, etc.

…………………………………………………………………………………

* لیکچرر، ڈیرہ غازی خان یونیورسٹی
** لیکچرر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر یونیورسٹی شرینگل اپر دیر پاکستان
*** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، شہید بے نظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

تعارف

حضرت خدیجہ ملیکہ العرب، اسلام کی خاتون اول، رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی مقدمہ مصدقہ اور صادقہ جان نثار ان اسلام میں سے تھی۔ ان کا مقام نہایت اعلی تھا اور رسول اللہ نے ان سے شادی کے بعد ان کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کیا۔ آپ کا شمار عرب کی پڑھی لکھی خواتین میں سے ہوتا تھا اور تجارت آپ کا پیشہ تھا۔ آپ مشہور سردار خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ کی بیٹی تھی۔ واللدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا جو لوئی بن غالب کے دوسرے بیٹے عامر کی بیٹی تھیں۔ شادی کے بعد حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں اور ہر مشکل میں نہ صرف سات دیا بلکہ شعب ابی طالب کی قیامت کی زندگیوں میں بھی صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔ اب مومنوں کی ماں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی گھر والی ہونے کا اعزاز رکھتی ہیں۔ آپ خواتین میں دنیا کے چار افضل ترین خواتین میں سے ایک ہیں اور باکمال ترین خواتین میں شامل ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہوئے فرماتے تھے جب لوگوں نے نبوت کا انکار کیا تو حضرت خدیجہ پر ایمان لائیں۔ حضرت خدیجہ کو اسلام میں عورتوں میں نہ صرف اعلی مقام حاصل ہے بلکہ معتبر درجہ رکھتی ہیں۔ جانثار اسلام کی حیثیت سے انہوں نے نہ صرف اسلام کی عملی کی خدمت کی بلکہ اپنے اثر رسوخ کے ذریعے اسلام کو تقویت بخشی۔ اپنی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کے لیئے ڈھال تھیں۔ انہوں نے اپنامال ومتاع بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نچھاور کر دیا اور دنیا کے آسائشوں کو رسول اللہ ﷺ پر قربان کر دیا۔ اس تحقیقی مقالے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی سیرت و کردار، فضائل اور علمیت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

تحقیقی طریقہ کار

تاریخ سے متعلقہ اس موضوع کی تحقیقی نوعیت تاریخی مواد سے جڑی ہوئی ہے۔ موضوع کی ہئیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اقداری اسلوب کے تحت تاریخی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ جس میں تاریخی ماخذات ہی معاون ذرائع تحقیق ہیں۔ ان میں بنیادی وثانوی ماخذات موضوع متعلقہ شامل ہیں۔ ان میں کتب ہائے تاریخ اسلام، سیرت، سوانح، تحقیقی مضامین، اخبارات، جرائد ورسائل شامل ہیں۔

سروے آف لٹریچر

سابقہ مواد کے مطالعے میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا ان میں کتب حدیث ، تاریخ اسلام سیرہ ابن اسحاق،

سیرہ ہشام، طبقات ابن سعد، تاریخ طبری، تاریخ مسعودی، تاریخ ابن خلدون، امہات المومنین، سیرہ خدیۃ الکبریٰ، حیات محمد ﷺ، محسن انسانیت، سیرۃ النبی، تاریخ اسلام ، جان نثاران اسلام، شمع رسالت کے پروانے، تاریخ الخلفاء، تاریخ ابن کثیر، دس نامور مسلمان شامل ہیں۔

موضوع پر گفتگو

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کا شمار عرب کے اہم لوگوں میں سے تھا۔زمانہ جاہلیت میں آپ کو اشراف عرب میں نمایاں مقام حاصل تھا آپ عرب کی مالدار ہستیوں میں سے تھیں۔ آپ کا شجرہ نسب چار پشتوں کے بعد حروف صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملتا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ساری دولت رسول اللہ کے قدموں میں نچھاور کر دی۔یہ قربانی کی ایسی مثال تھی جو رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہ کو 25 سال تک حضور صل وسلم کی رفاقت میں رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔[1] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا عرب کے اعلی نسب خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ان کے والد مکہ کے ایک سردار تھے اور جب یمن کے بادشاہ ابرہہ حملہ کیا اور حجر اسود اٹھا کر یمن لے جانا چاہتا تھا تو اس وقت حضرت خدیجہ کے والد خولد حجر اسود کے تحفظ کے لئے مقابلہ کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔حضرت خدیجہ کے والد خویلد بن اسد بن عبد العزی کو حلف الفضول کے نمایاں اراکین میں شامل کیا جاتا ہے۔اس میں یہ عہد کیا گیا تھا کہ وہ ہو مظلوموں کی حمایت کریں گے اور بے آسرا لوگوں کی مدد کریں گے۔[2] حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہ کا کاروبار تجارت وسیع تھا اور وہ شام و مصر اور حبشہ تک پھیلا ہوا تھا۔ابن اسحاق کا قول ہے کہ شام سر جانے والے تجارتی قافلوں میں جتنا مال سب لوگوں کا ہوا کرتا تھا اتنا مال اکیلا حضرت خدیجہ کا ہوا کرتا تھا۔ حضرت خدیجہ نہایت مالدار خاتون تھیں اور ان کے تجارتی امور تھے وہ خود نہیں آتی تھی تجارت کی وجہ سے ان کی شہرت صرف مکہ تک نہیں بلکہ مکہ سے شام تک پھیلی ہوئی تھی ان کو اشراف قریش میں جہاں نمایاں مقام حاصل تھا وہی تجارتی معاملات میں ایک بڑے تاجر کی حیثیت حاصل تھی۔[3]

شام کے سفر پر واپسی کے بعد میسرہ بتاتے ہیں کہ جب وہاں پہنچ گئے تو شام کو خانقاہ کے قریب نسطورا نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ یہ شخص کون ہے جو درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تو میں اس طرح نے کہا یہ بنو ہاشم کے گھرانے کا پاک جوان ہے۔نسطورہ نے کہا کہ جس درخت کے نیچے بیٹھے ہیں یا اللہ کے نبی کے سوا کوئی نہیں چاہتا تھا بولا کہ وہ

یقیناً نبی آخر الزمان ہی دو سرور میں شام سے تجارتی سفر کا حساب کتاب پیش کیا اور یہ واقعہ حضرت خدیجہ کو بتایا۔ اس بار توقع سے زیادہ نفع ہوا۔[4] نسطورا نے یہ بھی بتایا کہ یہ رسول اللہ ہیں اور اللہ کے آخری پیغمبر ہیں اور یہ سب سے آخر میں آنے والے ہیں[5] آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کل شام گئے اور واپسی پر ایک بڑا نفع ساتھ لے کر آئے تو حضرت خدیجہ اس پر خوش ہوئی۔ پھر انہوں نے اپنی ایک منہ بولی بہن نفیسہ سے کہا کہ جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عقد کا پیغام دو۔ نفیسہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور گفتگو کرنے کے بعد کہا کہ اے محمد ﷺ نکاح کرنے سے کیا امر مانع ہے فرمایا میرے پاس اور ہاتھ میں وہ سامان نہیں کہ نکاح کر سکوں میں نے عرض کیا کہ سامان ہو جائے آپ کو حسن و جمال و زر و مال و شرف کفاءت کی جانب سے دعوت دی جائے تو کیا قبول فرمائیں گے۔ پوچھا کون ہے تو میں نے عرض کی خدیجہ۔ فرمایا کہ وہ میرے ساتھ کیسے نکاح کریں گی۔ تو نفیسہ نے کہا اس کی میں ذمہ دار ہوں آپ نے فرمایا تھا ٹھیک ہے میں کر لوں گا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و احترام و صداقت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر پورے عرب میں مشہور تھے صادق اور امین آپ کا لقب تھا واشتھر بینا قومہ بلقب الصادق والامین۔ صداقت و امانت کی خبر جہاں پورے عرب میں تھی تو وہاں حضرت خدیجہ کو بھی ان کی صداقت و امانت کا پتہ چلا تو درخواست کی کہ میرا مال تجارت لے کر شام جائیں اور میں آپ کو اس کا معاوضہ عطا کروں گی۔ رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پی اس پیشکش کو قبول فرمایا اور ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک کے شام کا سفر کیا حضور کے اس اولین تجارتی سفر میں حضرت خدیجہ کو بے شمار فائدہ حاصل ہوا اور بے پناہ حاصل ہوا۔ اسی طرح اس کے بعد بھی آپ تجارت کے لئے ملک کے شام جاتے رہے اور میں اصلاحات سفر میں آپ کے فضائل و مناقب اخلاقیات سچائی دیانت امانت شرافت سادگی کی مثالیں دیتا تھا۔ حضرت خدیجہ ایک ایسی خاتون تھیں جن سے شادی کرنے کے لئے بڑے بڑے سردار اور پھر وہ خواہش مند تھے مگر انہوں نے اپنے آپ کو دنیاوی نمود و نمائش سے الگ کر دیا اور وقت کے ساتھ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کا پیغام بھیجیں۔ چناچہ انہوں نے اپنے غلام میسرہ کے ذریعے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجا۔[6] حضرت خدیجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح قبول کر لیا اور ولی کے فرائض عمرو بن اسد نے سرانجام دیئے کیونکہ حضرت خدیجہ کے والد اور خویلد بن اسد فوت ہو چکے تھے اس دور میں عرب کے اندر لڑکیوں کو شادی

بیاہ کے متعلق آزادی حاصل تھی کہ وہ گفتگو کر لیں حضرت خدیجہ نے اپنے چچا کے ہوتے ہوئے براہ راست منہ معاملات طے کیے۔[7] اس موقع پر عمرو بن اسد نے کہا اشھد واعلیٰ یا معشر قریش انی قد انکحت محمد بن عبد اللہ خدیجۃ بنت خویلد۔ فقبل النبی ﷺ النکاح و شہد علی ذالک صنناد ید قریش۔[8] حضرت خدیجہ سے نکاح کے وقت ابو طالب نے خطبہ پڑھا۔ خاندان کے کئی افراد شامل تھے حضرت حمزہ بھی تھے جو حضرت خدیجہ کے مکان پر آئے۔ 500 درہم طلائی آپ کو مہر قرار پایا۔ یا بیس شتر مقرر ہوئے۔ حضرت خدیجہ نے حضور صل وسلم کو اس مکان میں رہنے کے لئے کہا تھا وہ خود رہتی تھی۔ اور یہ مکان بعد میں حضرت خدیجہ کے نام سے مشہور تھا۔ اور آج تک ان ہی کے نام سے مشہور ہے طبری کی روایت کے مطابق بعد میں حضرت امیر معاویہ نے اسے خرید کر مسجد میں تبدیل کر دیا۔[9] اصدقھا عشرین بکرۃ وکانت اول امراۃ تزوجھا ولم یتزوج علیھا غیرھا حتیٰ ماتت۔[10] نکاح کے وقت عمر بن اسد نے کہا ھذا البقع لا یقرع انفہ یہ وہ نکاح ہے جس کے اوپر کوئی شکایت نہیں۔[11] رسول اللہ صل وسلم حضرت خدیجہ کو وصال کے بعد بھی یاد کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ میرے اوپر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا۔[12] ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اس سے نکلتے وقت حضرت خدیجہ کے احسانات تعریف اور ان کا ذکر کئے بغیر باہر نہیں جاتے تھے۔[13] حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ذریعے ہر وسلم کی نسل بڑھی اور آپ کے بطن سے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئی کے حوالے سے اللہ نے فرمایا انا اعطینا کل کوثر۔ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائے اور اسی طرح حضرت فاطمہ کو خاتون جنت ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم مجھے خدیجہ سے بہتر خاتون کوئی نہیں ملی۔ اس وقت تک مومن نہیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا انہوں نے میری تصدیق اس وقت جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی جب لوگوں نے محروم کیا۔ عظیم کردار کی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی معزز ترین خاتون قرار دیا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صل وسلم نے فرمایا تمام جہان کی عورتوں عورتوں میں سے خدیجہ کو سب سے فضیلت حاصل ہے جن چار عورتوں کے مناقب و فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ پہلے نمبر پر، مریم والدہ عیسی علیہ السلام دوسرے نمبر پر حضرت فاطمہ سید النساء اہل الجنۃ تیسرے نمبر پر اور حضرت آسیہ بنت نسیم بی کی بیوی چوتھے نمبر پر ہیں۔[14] خدیجہ رسول اللہ سلم کا دست و بازو تھی تبلیغ کے دوران جب قریش

نے بنو ہاشم کا مقابلہ کیا تو عرب کی شہزادی حضرت خدیجہ ابو طالب کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لئے شعب ابی طالب پہنچی۔[15] اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا وہیں رہیں اور تمام مسائل ومشکلات کا ہمت سے مقابلہ کیا یہ وہ موقع تھا جب قائدین تک حضرت خدیجہ حضرت ابو طالب اور ان کے خاندان کے ساتھ مقیم رہیں اور کئی کئی دن ان کو فاقے کرنا پڑے درختوں کے پتے خشک روٹیاں وغیرہ کھا کر گزارا کیا مگر اسلام سے منہ موڑا اور ہر کلاس رسول اللہ کا ساتھ جاری رکھا۔[16] شعب ابی طالب سے واپسی کے کچھ دنوں کے بعد دس نبوی کے 8 رمضان کو حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ بہت غمگین ہوئے خدیجہ کا ساتھ چھوٹ نے پر آپ کو مصائب برداشت کرنا پڑے صبر کرنا پڑا اور اب کوئی ایسا نہیں تھا جو آپ کو سہارا دیتا۔ اس سال کو غم کا سال قرار دیا۔[17] ہجرت کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اکثر حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے تھے اور آپ کی سہیلیوں کا بھی احترام کرتے تھے حضرت عائشہ نے ایک بار کہیں دیا کہ آپ اب تک ہماری موجودگی میں بھی اکثر اپنی فوت شدہ بیوی کا ذکر کرتے ہیں جو بزرگ خاتون تھیں۔ ایسا تمہیں کیا پتا مجھے خدیجہ سے کتنا سکون ملا اور اس قوم کی وجہ سے جب لوگ مجھے تکذیب کر رہے تھے تو انہوں نے میری تصدیق کی مجھے حوصلہ دے رہی تھی میرا مال میرے اور مسلمانوں کے نام پر خرچ کر رہی تھی اللہ نے انہیں سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہ ابر و تحمل کا پیکر تھیں۔ تو حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال فرماتے رکھتی ان کو تکلیف بچاتی اور اپنا مال و دولت ان کے قدموں میں قربان کر چکی تھیں۔[18] حضرت خدیجہ نے حضرت ابو طالب کی وفات کے تقریبا 35 دن بعد 10 رمضان المبارک وصال فرمایا اور یوں حضور کے مددگار اور غمگسار جو ہے وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے یہ سخت آزمائش کا دن تھا اور نہ صرف پاکستان کے لیے آپ وسلم کے لیے بلکہ اسلام کے لئے بھی تھا۔ وسلم نے آپ کی مرتبہ خود تیار کریں اور پھر آپ خود اس کے اندر اتر گئے اور قبر انور میں حضرت خدیجہ کو دفن فرمایا اور اللہ کے سپرد کیا اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو عزت دی اور سورۃ الاحزاب کے اندر اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے نبی کی بیویاں تمام مومنین کی مائیں ہیں۔[19] حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ذریعے ہر وسلم کی نسل بڑھی اور آپ کے بطن سے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئی کے حوالے سے اللہ نے فرمایا انا اعطینا کل کوثر۔ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائے اور اسی طرح حضرت فاطمہ کو خاتون جنت ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی

قسم مجھے خدیجہ سے بہتر خاتون کوئی نہیں ملی۔ اس وقت تک مومن نہیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا انہوں نے میری تصدیق اس وقت جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی جب لوگوں نے محروم کیا۔[20] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جو اولاد حضرت خدیجہ کے بطن سے ہوئی ابن عباس کہتے ہیں کہ سب سے پہلے قاسم پیدا ہوئے مکہ میں یہ اعلان نبوت سے پہلے کی بات ہے پھر زینب پیدا ہوئیں پھر فاطمہ پیدا ہوئےئیں پھر ام کلثوم اس کے بعد عبد اللہ پیدا ہوئے جو طیب و طاہر کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں رسول اللہ نے اپنے بیٹے قاسم کے نام پر اپنی کنیت ابو القاسم اختیار کی۔[21] حضرت خدیجہ کو رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ مال و دولت کی فروانی اور غلام کی موجودگی کے باوجود خود آپ ﷺ کی خدمت کرتیں۔ ایک بار جبرائیل امین حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ خدیجہ برتن میں کچھ لا رہی ہیں تو آپ ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا اور میرا اسلام پہنچا دیں۔[22] ایک اور موقع پر جبرائیل حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت خدیجہ تشریف لے آئیں تو جبرائیل امین نے بتایا کہ ان کو خوشخبری دے دیں کہ ان کیلئے جنت میں ایک ایسا گھر ہوگا۔ جہاں نہ شور غل ہوگا نہ رنج و الم یہ موتیوں سے بنا ہوگا یہاں مشقت و محنت نہیں ہوگی۔ [23]

خلاصہ

مذکورہ بالا تحقیقی مقالے کے تجزیے کے طور پر یہ بات کلی عیاں ہے کہ رسول اللہ خدا ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا شمار اسلام کی ہی نہیں کائنات کی نامور خواتین میں کیا جاتا ہے۔ وہ اشراف قریش ہی نہیں بلکہ رسول اللہ کی وفادار رفیقہ حیات اور جان نثار اسلام تھیں۔ اسلام کی ترویج و ترقی میں آپ کی ادا کردہ قربانیوں کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اس لیئے رسول اللہ ﷺ بھی ساری زندگی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احسانات کے معترف رہے۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کائنات میں درجہ بندی کے اعتبار سے پہلا نمبر عطا کیا۔ آپ صداقت و امانت، شرم و حیاء، رحم دلی، وفاداری، خلوص و محبت، اطاعت و فرمانبرداری کا پیکر تھیں۔ آپ کی شخصیت و کردار سیرت و سوانح دنیا خواتین بالخصوص امت مسلمہ کی خواتین کیلئے اس پر فتن دور میں روشنی و رہنمائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ اس کائنات کی کوئی خاتون آپ کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔

References

[1]- Akbar Shah Khan, Tareekh-e-Islam,Vol-I, Nafees Academy Karachi, 1991, P.132
[2] Muhammad bin Saad, Tabqat Ibn-e-Saad, Nafees Academy, Karachi, 1971 P.186.
[3]. Muhammad Bin Ishaq, Seerah Ibn-e-Ishaq, Lahore, 1971, P.67.
[4] - Khadijat-ul Kubra, P.19
[5]. Tabqat Ibn-e-Saad, P. 186
[6] - Muhammad Bin Hisham, ,Seerah, Hisham, Lahore, 1966, P.192.
[7]- Muhammad Hussain Heckal, Hiyat-e-Muhammad , Translator, Abu Yahya imam Khan Noshahri, Publisher Idara Saqafat-e-Islamia, Lahore, 1955, P.274.
[8] Abu Abdullah Allama Zarqanni, Sharah Al-Mawahib-ul-Duniya,, 2031.
[9] Shibli, Seerat-ul-Nabi, Maqbol Academy, Lahore, 1956, P.86
[10]- Hafiiz Ibn-e-Kaseer, Al-Badaya Wal-Nihaya, Vol.II, Nafees Academy Karachi, 1991, P.294
[11]- Hafiiz Ibn-e-Kaseer, Al-Badaya Wal-Nihaya, Vol.II, Nafees Academy Karachi, 1991, P.296
[12]- Muhammad bin Saad, Tabqat Ibn-e-Saad, Nafees Academy, Karachi, 1971 P.262.
[13] -Ibne, Abdul Bar, al-istiayab fi Marfat-e-al-Ashaba, Vol-III, 1872, Number 980.
[14] - Mishkawat, Vol-V, 838
[15] M. Naeem, Mohsin Insaniat,
[16]- Shibli Nomani, Seerat-U-Nabi, 1989
[17]. Muhammad Ibn-e-Hisham, Seera Hisham, Vol-I, 1976, P.127
[18] Muhammad Ismaeel Panipatti, 10 Barry Musilman, Lahore, 1956, P.174.
[19] - Al-Quran,
[20]. Muhammad Ismaeel Panipatti, P.175.
[21] . Muhammad Bin Saad, Tabqat Ibn-e-Saad, Vol-I, Nafees Academy, Karachi,P.19 0
[22]-. Al-Bukhari: 1:539.
[23] - Ibid